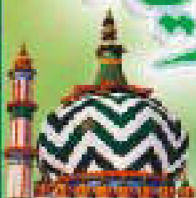


المیلاد النبویۃ
فی الفاظ الرضویۃ



تصنیف لطیف:-

قدس سرہ العزیز

اعلیٰ حضرت مجدد امام احمد رضا بریلوی

ALAHAZRAT NETWORK
اعلیٰحضرت نیٹ ورک
www.alahazratnetwork.org

المیلاد النبویہ فی الالفاظ الرضویہ

بیانِ میلاد

تصنیفِ لطیف: اعلیٰ حضرت مجدد امام احمد رضا خاں بریلوی

پیش کش:

اعلیٰ حضرت نیٹ ورک

برائے:

www.alahazratnetwork.org

نام کتاب : المیلاد النبویہ فی الالفاظ الرضویہ

تصنیف : اعلیٰ حضرت مجدد امام احمد رضا خاں بریلوی رضی اللہ عنہ

کمپوزنگ : راؤ فضل الٰہی رضا قادری

ٹائٹل وویب لے آؤٹ : راؤ ریاض شاہد رضا قادری

زیر سرپرستی : راؤ سلطان مجاہد رضا قادری

پیش کش:

اعلیٰ حضرت نیٹ ورک

E-mail: fikrealahazrat@yahoo.com

برائے:

www.alahazratnetwork.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی فضل سیدنا و مولانا محمد علی العالمین جمعیا
واقامۃ یوم القیامۃ للمذنبین المتلو ثین الخطائین الھالکین شفعیا
فصلی اللہ تعالیٰ وسلم وبارک علیہ وعلی کل من ھو محبوب و
مرضی لدیہ صلاۃ تلقی وتدوم بدوام الملک حی القیوم و اشھد
ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان سیدنا مولانا
محمد اعبدہ ورسولہ بالھدی و دین الحق ارسلہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وعلیٰ الہ وصحبہ اجمعین وبارک وسلم ،

قال اللہ تعالیٰ فی القران الحکیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین
ایاک نعبد و ایاک نستعین اھدنا صراط المستقیم صراط الذین
انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین آمین

حضرت عزت جل جلالہ اپنی کتاب کریم وذکر حکیم میں اپنے بندوں پر اپنے رحمت تامہ گسترو دہ (پھیلاتا ہے) فرماتا اوران کو اپنے دربار تک وصول کا طریقہ بتاتا ہے۔ یہ سورہ مبارکہ رب العزت تبارک وتعالیٰ نے اپنے کتاب میں اپنے بندوں کو تعلیم فرمائی اور خودان کی طرف سے ارشاد ہوئی۔ ابتدااس کی اور تمام سورہ قرآن عظیم کی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے فرمائی گئی۔

اول حقیقی تو اللہ عزوجل ہے۔

"ھو الا ول الا خر و الظاھر و الباطن وھو بکل شی ء علیم"

(سورۃ الحدید آیت نمبر 3)

ترجمہ

بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ابتداء اسم جلالت اللہ سے ہونی چاہیے کہ اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مگر ابتدا یوں فرمائی گئی۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وہ جو اول حقیقی اللہ کا علم ذات ہے، کہ ذات واجب الوجود مستجمع جمیع صفات کمالیہ پر دال (دلالت کرنا)۔ اس سے پہلے اسم کا لفظ لائے اور اس پر "ب" کا حرف داخل فرمایا۔ گویا اس طرف اشارہ ہے کہ اس تک فکر و وہم کا وصول (پہنچ، رسائی) ہو سکے۔ ایسی مخفی و باطن شئے اس تک وصول کے لئے علامت درکار۔ اور اسم کہتے ہیں۔ علامت کو جو دلالت کرے ذات پر تو اسم اللہ ذریعہ وصال کا اور اسم جبکہ نام ٹھہرا اس شئے کا جو دلالت کرنے والی ہے ذات پر ذات پاک ہے اس سے کہ کسے شئے کی حاجت ہو، ضرور ہے کہ ذات پر دلالت کرنے کے لئے تین چیزیں ہونی چاہیے ایک ذات ہو دوسرا اس کا غیر ہو، تیسرا بیچ میں کوئی واسطہ ہو جو دلالت کرے اس غیر کو اس ذات کی طرف وہ ذات ذات الٰہی ہے اور وہ غیر، یہ تمام عالم مخلوقات اور اسم اللہ کہ اللہ پر دلالت کرنے والا ہے وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تو گویا ابتداء ہی نام اقدس سے فرمائی گئی۔ اپنے نام پاک سے پہلے نام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا جاتا ہے کہ ذریعہ وصول ہوئے۔ اسم اللہ تمام مخلوقات کے لئے ہے جو ازل سے ابد تک وجود میں لائی گئی ذات اقدس کی طرف دال ہے۔ اس واسطے کہ تمام جہاں کو اللہ کی طرف ہدایت حضور ﷺ ہی نے فرمائی، حضور ﷺ ہی ہادی ہیں مخلوق الٰہی کے۔ یہاں تک کہ انبیائے کرام و مرسلین عظام کے بھی ہادی ہیں۔ تو حضور ﷺ کے سوا جتنے ہادی ہیں دلالت مطلقہ سے موصوف نہیں ہو سکتے کہ انہوں نے تمام مخلوق کو دلالت کی ہو، ان کو کسی نے دلالت نہ کی ہو ایسا نہیں۔ اگر وہ امتوں کے دال ہیں تو حضور ﷺ کے مدلول ہیں، دلالت مطلقہ خاص حضور اقدس ﷺ ہی کے لئے ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) تمام مخلوقات الٰہی میں کچھ تو وہ ہیں۔ جو اللہ سے کچھ علاقہ نہیں رکھتے، کچھ وہ جو علاقہ رکھتے ہیں وسائط کے ساتھ۔ مگر دوسرا ان سے علاقہ نہیں رکھتا، مہدی ہیں ہادی نہیں یعنی ہادی بالذات نہیں۔ اگرچہ بالواسطہ ہادی ہوں۔ اور حضور اقدس ﷺ علی الاطلاق ہادی و مہدی ہیں۔

کلمہ کی تین قسمیں ہیں۔ اسم، فعل، حرف نہ تو مسند ہوتا ہے نہ مسند الیہ۔ فعل مسند ہوتا ہے مسند الیہ نہیں ہوتا۔ اسم مسند بھی ہوتا ہے اور مسند الیہ بھی تو وہ جو بے علاقہ ہیں ذات الٰہی سے وہ حرف ہیں کہ

"امنهم من يعبد الله علي حرف فان اصابه خيرن اطمئن به وان
اصابته فتن انقلب علي وجهه خسر الدنيا والاخرة ذالك هو
الخسر ان المبين

ترجمہ:۔ کچھ لوگ وہ ہیں جو اللہ کو پوجتے ہیں کنارے پر تو اگر بھلائی پہنچ گئی تو مطمئن رہے، اور اگر کوئی آزمائش ہوئی تو کنارے پر کھڑے ہی ہیں۔ فوراً ایک قدم میں بدل گئے، پلٹ گئے، ان کو دنیا و آخرت دونوں میں خسارہ ہوا۔ اور یہی کھلا خسارہ ہے۔

تو یہ نہ مسند ہیں نہ مسند الیہ کہ حرف ہیں اور وہ جو خود ذات الٰہی سے علاقہ رکھتے ہیں مگر بالذات ان سے دوسرا علاقہ نہیں رکھتا۔ وہ تمام مومنین و ہادین کہ مسند ہیں مگر بالذات مسند الیہ نہیں، وہ فعل ہیں حضور ﷺ کی ذات کریم بے شک مسند و مسند الیہ بالذات و بے وساطت ہے تو حضور ﷺ اسم ہیں کہ ان کو اپنے رب سے نسبت ہے اور ان سب کو ان سے نسبت ہے اور یہی شان ہے اسم کی اور اسم کے خواص میں سے یہ بھی ہے کہ اس پر حرف تعریف داخل ہوتا ہے اور تعریف کی حد ہے حمد، اور حمد کی تکثیر ہے تحمید اور اسی سے مشتق ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بار بار اور بکثرت بے شمار تعریف کئے گئے، حمد کئے گئے تو مخلوقات میں تعریف کے اصل مستحق نہیں مگر حضور ﷺ کہ وہی اصل جملہ کمالات ہیں جس کو کمال ملا ہے وہ حضور ﷺ ہی کے کمال کا صدقہ اور ظل و پرتو ہے۔ امام سیدی محمد بوصیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے قصیدہ ہمزیہ میں عرض کرتے ہیں۔

كيف ترقى رقيك الانبياء   ياسماء ما طا ولتها سماء
لم يد انوك في علاك وقدحال   سنامنك رونهم وسناء
انما مثلوا صفاتك للناس   كما مثل النجوم الماء

انبیاء حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ترقی کیسے پا سکیں، اے وہ آسمان جس سے کوئی آسمان بلندی میں مقابلہ نہیں کر سکتا۔ وہ حضور ﷺ کے مراتب بلند کے قریب بھی نہ پہنچے۔ حضور کی رفعت و روشنی حضور ﷺ تک پہنچے

سے انہیں حائل ہوگئی۔ وہ تو حضور ﷺ کی صفات کریمہ کا پرتو لوگوں کو دکھا رہے ہیں۔ جیسے ستاروں کی تشبیہ پانی دکھاتا ہے۔ حضرت کی صفات کو نجوم سے تشبیہ دی۔ کہ وہ **لا تعدو لا تحصی** (ان گنت، بے شمار) ہیں۔ انبیائے کرام غایت انجلا میں مثل پانی کے ہیں اپنی صفا کے سبب ان نجوم کا عکس لے کر ظاہر کرتے ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) حمد ہوا کرتی ہے مقابل کسی صفت کمال کے اور تمام صفات کمال مخلوقات میں خاص ہیں حضور ﷺ کے لئے باقی کو جو ملا ہے حضور ﷺ کا عطیہ وصدقہ ہے، حضور ﷺ فرماتے ہیں۔

"انما انا قاسم واللہ المعطیٰ"

عطا فرمانے والا اللہ ہے اور تقسیم کرنے والا میں

کوئی تخصیص نہیں فرمائی کہ کس چیز کا عطا فرمانے والا اللہ ہے اور کس چیز کے حضور قاسم ہیں، ایسی جگہ اطلاق دلیل تعیم (عموم، عام، کسی چیز کا خاص نہ ہونا) ہے۔ اور کون سی چیز ہے جس کا دینے والا اللہ نہیں۔ تو چیز جس کو اللہ نے دی تقسیم فرمانے والے اس کے حضور ﷺ ہی ہیں۔ جو اطلاق و تعیم وہاں بھی ہے جو جس کو ملا اور جو کچھ بٹا اور بٹے گا، ابتدائے خلق سے ابد الاباد تک۔ ظاہر و باطن میں روح وجسم میں ارض وسما میں عرش وفرش میں، دنیا و آخرت میں جو کچھ ہے اس سب کے بانٹنے والے حضور ﷺ ہی ہیں۔

☆ اللہ عطا فرماتا ہے اور ان کے ہاتھ سے ملتا ہے اور ملے گا الیٰ ابد الاباد۔ لہٰذا مخلوقات میں تعریف کے اصل مستحق یہ ہی ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم)۔

اسم کا خاصہ ہے جر اور جر کے معنی ہیں کشش یعنی جذب فرمانا یہ خاصہ ہے حضور اقدس ﷺ کا کھنچنا دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک کھنچنا بلا مزاحمت کہ جس کو کھینچا جائے، وہ کھنچنا نہیں چاہتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

'انتم تتقحمون فی النار کا لفراش وانا اخذ بحجز کم هلم الیٰ'

ترجمہ: ۔تم پروانوں کی مانند آگ پر گرتے پڑتے ہو اور میں تمہارا کمر بند پکڑے کھینچ رہا ہوں کہ میری طرف آؤ۔

یہ شان ہے جر یعنی کشش کی۔ اسم نحوی کا خاصہ جر من حیث الوقوع ہے اور اسم اللہ کا من حیث الصدور

۔ہاں ! جران احوال و کیفیات سے ناشی (ظاہر ہونا، پایا جانا، کسی چیز کا خاص ہونا) ہوتا ہے جس پر حرف جارہ (Preposition) دلالت کرتے ہیں وہ یہاں بروجہ اتم ہیں ۔مثلاً ''ب'' کے معنی الصاق یعنی ملانا، یہ خاص کام ہے حضور اقدس ﷺ کہ خلق کو خالق سے ملاتے ہیں یا من کہ ابتدائے غایت کے لئے ہے، یہ بھی خاص ہے حضور ﷺ ہی کے لئے۔

یـا جـابـر ا ن اللہ خـلـق قبـل الا شیـاء نـور نبیک مـن نـوره

اے جابر! تمام جہان سے پہلے اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کے نور کو اپنے نور سے

پیدا کیا (صلی اللہ علیہ وسلم)

ہر فضل اور کمال حتیٰ کہ وجود میں بھی ابتدا انہیں سے ہے صلی اللہ علیہ وسلم ''الی'' آتا ہے انتہائے غایت کے لئے انتہائے کمال انہیں پر۔ بلکہ ہر فرد کمال انہیں پر منتہی ہوتا ہے، اول انبیاء بھی وہی ہیں اور خاتم النبین بھی وہی (صلی اللہ علیہ وسلم)۔

تلسمانی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ ایک بار جبرائیل امین حاضر بارگاہ اقدس ہوئے اور عرض کی السلام علیک یا اول السلام علیک یا آخر السلام علیک یا ظاهر السلام علیک یا باطن رب العزت نے قرآن عظیم میں اپنی صفت کریمہ فرمائی ہے۔

" ھـو الاول وا لاخـر و الـظـاھـر و الباطن وھو بکل شیء علیم "

اس آیت کے لحاظ سے حضور ﷺ نے جبرئیل سے فرمایا کہ یہ صفات میرے رب عزوجل کی ہیں عرض کی یہی صفات اللہ عزوجل کی ہیں اس نے حضور ﷺ کو بھی ان سے متصف فرمایا، اللہ نے حضور ﷺ کو اول کیا تمام مخلوق سے پہلے حضور ﷺ کے نور کو پیدا کیا۔ اور اللہ نے حضور ﷺ کو آخر کیا کہ تمام انبیاء کے بعد مبعوث فرمایا۔ اور حضور ﷺ کو ظاہر کیا اپنے معجزات مبینہ سے کہ عالم میں کسی کو شک و شبہ کی مجال نہیں اور حضور ﷺ کو باطن کیا، ایسے غایت ظہور سے کہ آفتاب اس کے کروڑویں حصہ کو نہیں پہنچتا آفتاب اور جملہ انوار انہیں کے تو پر تو ہیں، آفتاب میں شک ہوسکتا ہے اور ان میں شک ممکن نہیں ۔فرض کیجئے اگر ہم نصف النہار پر ایک روشن شرارہ آفتاب کے برابر

دیکھیں جسے اپنے گمان سے یقیناً آفتاب سمجھیں اور اس کی دھوپ بھی دوپہر ہی طرح پھیلی ہو اور حضور ﷺ فرمائیں یہ آفتاب نہیں۔کوئی کرہ نار کا شرارہ ہے۔یقیناً ہر مسلمان صدق دل سے فوراً ایمان لائے گا۔کہ حضور ﷺ کا ارشاد قطعاً حق وصحیح ہے اور آفتاب سمجھنا میرے نگاہ وگمان کی غلطی صریح ہے، آخر اسکی وجہ کیا یہی ہے کہ آفتاب ہنوز معرض خفا میں ہے اور حضور ﷺ پر اصلاً خفا نہیں، آفتاب سے کروڑوں درجہ روشن ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کا یہ غایت ظہور ہی غایت کا سبب ہے اور حضور ﷺ کے بطون کی یہ شان ہے کہ خدا کے سوا حضور ﷺ کی حقیقت سے کوئی واقف ہی نہیں۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جو "اعرف الناس" یعنی سب سے زیادہ حضور ﷺ کے پہچاننے والے اس امت مرحومہ میں ہیں، اسی واسطے ان کا مرتبہ افضل واعلیٰ ہے۔معرفت محمد ﷺ ہے جس کو ان کی معرفت زائد ہے اس کو معرفت الٰہی بھی زائد ہے، صدیق اکبر جیسے اعرف الناس کہ تمام جہان سے زیادہ حضور ﷺ کی معرفت رکھتے ہیں۔ان سے ارشاد فرمایا:۔

"یا ابا بکر لم یعرفنی حقیقة غیر ربی"

اے ابو بکر ! جیسا میں ہوں سوا میرے رب کے اور کسی نے نہ پہچانا

باطن ایسے کہ خدا کے سوا کسی نے ان کو پہچانا ہی نہیں۔اور ظاہر بھی ایسے کہ ہر پتہ ہر ذرہ شجر وحجر، وحوش وطیور، (جانور اور پرندے) حضور ﷺ کو جانتے ہیں، یہ کمال ظہور ہے، صدیق اپنے مرتبہ کے لائق حضور کو جانتے ہیں، جبریل امین اپنے مرتبہ کے لائق پہچانتے ہیں، انبیاء ومرسلین اپنے اپنے مراتب کے لائق، باقی رہا حقیقتاً ان کو پہچاننا تو ان کا جاننے والا ان کا رب ہے تبارک وتعالیٰ ان کا بنانے والا۔ان کا نوازنے والا۔ان کی حقیقت کے پہچاننے میں دوسرے کے واسطے حصہ ہی نہیں رکھا۔

بلا تشبیہ محب نہیں چاہتا کہ جو ادا محبوب کی اس کے ساتھ ہے وہ دوسرے کے ساتھ ہو۔اللہ تمام جہان سے زیادہ غیرت والا ہے۔حضور اقدس ﷺ سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ کی نسبت فرماتے ہیں

انہ لغیور وانا اغیر منہ واللہ اغیر منی

وہ غیرت والا ہے اور میں اس سے زیادہ غیرت والا ہوں اور اللہ مجھ سے زیادہ

غیرت والا ہے

وہ کیوں کر روا رکھے گا کہ دوسرا میرے حبیب کی اس خاص ادا پر مطلع ہو جو میرے ساتھ ہے، اسی واسطے فرمایا جاتا ہے جیسا میں ہوں میرے رب کے سوا کسی نے نہ پہنچانا ہم تو "قوم نیام تسلو اعنہ بالحلم" ہی ہیں۔ سوتے ہیں خواب ہی میں زیارت پر راضی ہیں۔

انصاف یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ بھی حقیقت اقدس کے لحاظ سے اسی کے مصداق ہیں، دنیا خواب ہے اور اس کی بیداری نیند۔

امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں۔

الناس نیام اذا ماتو انتبھوا

لوگ سوتے ہیں جب مریں گے جاگیں گے

خواب اور دنیا کی بیداری میں اتنا فرق ہے کہ خواب کے بعد آنکھ کھلی اور کچھ نہ تھا اور یہاں آنکھ بند ہوئی اور کچھ نہ تھا نتیجہ دونوں جگہ ایک ہے۔

وما الحیوۃ الدنیا الا متاع الغرور

خواب میں کمال اقدس کی زیارت ضرور حق ہوتی ہے

خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

من رانی فقد رای الحق فان الشیطان لایتمثل

جس نے مجھے دیکھا اس نے حق دیکھا کہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا

پھر لوگ مختلف اشکال واحوال میں دیکھتے ہیں کہ وہ اختلاف ان کے اپنے ایمان واحوال ہی کا ہے۔ ہر ایک اپنے ایمان کے لائق ان کو دیکھتا ہے، یونہی بیداری میں جتنے دیکھنے والے تھے۔ سب اس آئینہ حق نما میں اپنے ایمان کی صورت دیکھتے۔ ورنہ ان کی صورت حقیقیہ پر غیرت الٰہیہ کے ستر ہزار پردے ڈالے گئے ہیں کہ ان

میں سے اگر ایک پردہ اٹھا دیا جائے تو آفتاب جل کر خاک ہو جائے جیسے آفتاب کے آگے ستارے غائب ہو جاتے ہیں اور جو ستارہ اس سے قران (دو ستاروں کا بالکل قریب ہونا یعنی ایک برج میں ہونا) میں ہو احتراق (جلادینا) میں کہلاتا ہے، تو صحابہ کرام نے بھی خواب ہی میں زیارت کی۔ نہ رب العزۃ کو کوئی بیداری میں دنیا میں دیکھ سکتا ہے نہ جمال نور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج کہ رب العزۃ جل وعلا کو بیداری میں چشم سر سے دیکھا ،وہ دیکھنا دنیا سے وراء تھا کہ دنیا ساتویں زمین سے ساتویں آسمان تک ہے اور یہ رویت لامکاں ہوئی۔

بالجملہ اس وقت بھی ہر شخص نے اپنے ایمان ہی کی صورت دیکھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آئینہ خدا ساز ہیں۔ ابو جہل لعین حاضر ہو کر عرض کرتا ہے ''زشت نقشے کز بنی ہاشم شگفت'' حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ''صدقت'' تو سچ کہتا ہے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی خوبصورت پیدا نہیں ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بے مثل ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم آفتاب ہیں، نہ شرقی نہ غربی ارشاد فرمایا ''صدقت'' تم سچ کہتے ہو صحابہ نے عرض کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو متضاد قولوں کی تصدیق فرمائی۔ ارشاد فرمایا:۔

گفت من آئینہ ام مصقول دوست ترک و ہندو درمن آں بیند کہ اوست

میں تو اپنے چاہنے والے رب تبارک وتعالیٰ کا اجالا ہوا آئینہ ہوں۔ ابوجہل کہ ظلمت کفر میں آلودہ ہے اس کو اپنے کفر کی تاریکی نظر آئی۔ اور ابوبکر سب سے بہتر ہیں۔ انھوں نے اپنا نور ایمان دیکھا لہذا ذات کریم جامع کمال ظہور و کمال بطون ہے۔ ظہور کسی شے کا جب ایک ترقی محدود تک ہوتا ہے، وہ شے نظر آتی ہے اور جب حد سے زیادہ ہو جاتا ہے تو وہ نظر نہیں آتی۔ آفتاب جب افق سے نکلتا ہے سرخی مائل کچھ بخارات وغبارات میں ہوتا ہے۔ ہر شخص کی نگاہ اس پر جمتی ہے جب ٹھیک نصف النہار پر پہنچتا ہے غایت ظہور سے باطن ہو جاتا ہے۔ اب نگاہیں اس پر نہیں ٹھہر سکتیں۔ خیرہ ہو کر واپس آتی ہیں۔ غایت ظہور پر پہنچا جس کی وجہ سے غایت بطون میں ہو گیا آفتاب کہ نام ہے ان کی گلی کے ایک ذرہ کا، وہ آفتاب حقیقت کہ رب العزۃ نے اپنی ذات کے لئے اس کو آئینہ کاملہ بنایا ہے اور اس میں مع ذات وصفات کے تجلی فرمائی ہے۔ حقیقت اس ذات کو کون پہچان سکتا ہے۔ وہ غایت ظہور سے غایت بطون میں ہے (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ اسی سبب سے نام اقدس میں دونوں رعائتیں رکھی ہیں۔

محمد ﷺ بکثرت اور بار بار غیر متناہی تعریف کیے گئے۔ اطلاق نے تمام تعریفوں کو جمع فرمالیا ہے یہ تو شان ہے غایت ظہور کی اور نام اقدس پر الف لام تعریف کا داخل نہیں ہوتا یعنی ایسے ظاہر ہے کہ مستغنی عن التعریف ہیں۔ تعریف کی ضرورت نہیں۔ یا ایسے بطون میں ہیں کہ تعریف ہو ہی نہیں سکتی۔ تعریف عہد یا استغراق یا جنس کے لئے ہے، وہ اپنے رب کی وحدت حقیقیہ کے مظہر کامل، اپنے جملہ فضائل وکمالات میں شریک سے منزہ ہیں۔ امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ بردہ شریف میں فرماتے ہیں

منزہ عن شریک فی محاسنہ فجوھر الحسن فیہ غیر منقسم

اپنی خوبیوں میں شریک سے پاک ہیں۔ ان کے حسن کا جوہر فرد قابل انقسام نہیں کہ یہاں جنسیت و استغراق نامتصور اور عہد فرع معرفت ہے اور ان کو ذاتاً وحقیقتاً کوئی پہچان ہی نہیں سکتا، تو نام اقدس پر کہ علم ذات ہے لام تعریف کیونکر داخل ہو۔

جس طرح "من الی" جر کرتے ہیں اسی طرح کاف تشبیہ بھی جر کے لئے آتا ہے ذات الٰہی کمال تنزیہ کے مرتبے میں ہے اور متشابہات میں تشبیہات بھی وارد صحیح مذہب محققین کا یہ ہے کہ تنزیہہ ہے اس کی ذات و صفات کے لئے اور تشبیہ ہے تجلیات کے لئے دونوں کو اس آیہ کریمہ میں جمع فرمادیا" لیس کمثلہ شیء وھو السمیع البصیر " لیس کمثلہ شیء' 'کوئی شے اس کے مثل نہیں یہ تنزیہ ہوئی اور " وھوا لسمیع البصیر '' وہی سننے دیکھنے والا، یہ تشبیہ۔

جب تک اللہ تعالیٰ نے عالم نہ بنایا تھا تشبیہ نہ تھی۔ جب عالم بنایا تو نہ عالم خیال نہ عالم مثال میں بلکہ عالم تمثیل میں تجلی تدلی کے لئے یک تشبیہ پیدا ہوئی جو عبارت ہے۔ ذات اقدس سے صلی اللہ علیہ وسلم متعالی ہے شبیہ سے ہاں پہلی تجلی جو فرمائی ہے اسی کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اس تجلی کی اور تجلیات کی گئی ہیں ان کا نام انبیاء و مرسلین عظام علیہم الصلوۃ والسلام۔ جس طرح امام محمد بوصیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے کلام سے اوپر بیان ہوا۔

آگے فرمایا جاتا ہے۔ الرحمٰن الرحیم مدح کا قاعدہ ہے کہ اخصاص پر دلالت کرتی ہے الرحمٰن کو الرحیم سے پہلے لایا گیا الرحمٰن کہ رحمت کاملہ بالغہ رب تبارک وتعالیٰ کے ساتھ خاص ہے رب العزۃ کی بے انتہا صفات ہیں یہ کیا جن سے تمام

صفات الٰہیہ کو رحمت کے پردے میں دکھایا۔ القھار المنتقم نہیں فرمایا جاتا الرحمن الرحیم خالص رحمت دکھائی جاتی ہے یہ وہی آئینۂ ذات الٰہی ہے جس میں صفات قہریہ بھی آ کر خالص سے متلبس (مل جانا) ہو جاتی ہیں۔

وما ارسلنک الا رحمة اللعالمین (سورۃ الانبیاء آیت نمبر 107)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اولین کے لئے رحمت، آخرین کے لئے رحمت ملائکہ کے لئے رحمت، تمام مومنین کے لئے رحمت، یہاں تک کہ دنیا میں وہ کافرین مشرکین منافقین مرتدین کے لئے بھی رحمت ہیں۔ یہ لوگ بھی آج ان کی رحمت سے دنیا میں عذاب سے محفوظ ہیں۔

ما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم (سورۃ الانفال آیت نمبر 33)

اللہ اس لئے نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے رحمت عالم تم ان میں ہو۔

اسی لئے ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرح ورفعنہ مکاناً علیا اختیار نہ فرمایا گیا۔ حالانکہ ان کے غلام واہل محبت کی نعش آسمان پر اٹھا لی گئی ہے، سیدی عمر بن الفارض رضی اللہ عنہ نے جنگل میں ایک جنازہ دیکھا اکابر اولیاء جمع ہیں۔ مگر نماز نہیں ہوئی انہوں نے تاخیر کا سبب پوچھا۔ کہا امام کا انتظار ہے، ایک صاحب کو نہایت جلدی کرتے ہوئے پہاڑ سے اترتے دیکھا، جب قریب آئے معلوم ہوا کہ یہ وہ صاحب ہیں جن سے شہر میں لڑکے ہنستے اور چپتیں لگاتے ہیں وہ امام ہوئے سب نے ان کی اقتدا کی۔ نماز ہی میں بکثرت سبز پرندوں کا نعش کے گرد مجمع ہو گیا۔ جب نماز ختم ہوئی، نعش کو اپنی منقاروں میں لے کر آسمان پر اڑتے ہوئے چلے گئے انہوں نے پوچھا جواب ملا یہ اہل محبت ہیں ان کی میت بھی زمین پر نہیں رہنے پاتی مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہیں تشریف رکھنا پسند کیا (5) کہ خلق کے لئے عذاب عالم سے اماں ہو۔

جنت تو حضور کی رحمت کا پرتو ہے ہی دوزخ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت سے بنی ہے کہ یہاں صفات قہریہ بھی رحمت ہی کی تجلی میں ہیں۔ جنت کا رحمت ہونا ظاہر، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیوؤں کی جاگیر ہے دوزخ کا بنانا بھی رحمت ہے دو وجہ سے۔

دنیا میں بادشاہ کی اطاعت تین ذرائع سے ہوتی ہے۔

اول: بادشاہ کی اطاعت خاص اس لئے کہ وہ بادشاہ ہے

دوم: کچھ انعام کا لالچ دیا جاتا ہے کہ ہمارے احکام مانو گے تو یہ انعام ملیں گے۔ یہ رحمت ہے

سوم: قاسی سرکش جو انعام کی پرواہ نہیں کرتے، ان کو سزائیں سنا کر ڈرایا جاتا ہے کہا گر اطاعت نہ کرو گے تو زندان (جیل) بھیج دیئے جاؤ گے۔ وہ انعام تو عین رحمت ہے اور یہ کوڑا عذاب کا، یہ بھی رحمت ہے، اس لئے کہ رحمت ہی سے ناشی ہے کہ جیل خانہ سے ڈر کر سزا کے مستحق نہ ہوں، اطاعت کریں انعام کے مستحق ہوں تو دوزخ بھی رحمت ہے کہ دنیا کو ڈر کر باعث گناہوں سے بچانے والی ہے۔

دوسری وجہ یہ کہ کفار نے اللہ کے محبوبوں کو ایذا دی، ان کی توہین کی، رب العزۃ نے اپنے دشمنوں سے انتقام لینے کے لئے دوزخ کو پیدا فرمایا۔ قدر ضد کی ضد سے معلوم ہوتی ہے، گرمی کی قدر سردی، سردی کی گرمی سے، چراغ کی اندھیرے سے معلوم ہوا کرتی ہے، کہ" الا شیاء تعرف باضدادھا "تو اہل جنت کو یہ دکھانا کہ دیکھو اگر تم بھی محبوبان خدا کا ہاتھ تھامتے ان کی طرح تمہاری جگہ بھی یہی ہوتی۔ اس وقت محبوبان خدا کے دامن تھامنے کی قدر کھلے گی۔

وللہ الحمد وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی الہ وصحبہ وبارک وسلم اللھم صلی علی سیدنا ومولانا محمد معدن الجود و الکرم والہ الکرام اجمعین

حضور ﷺ تمام جہان کے کے لئے رحمت ہیں۔ رحمت الٰہی کے معنی ہیں بندوں کو ایصال خیر فرمانے کا ارادہ تو رحمت کے لئے دو چیزیں درکار ہیں۔ ایک مخلوق جس کو خیر پہنچائی جائے، دوسری خیر اور دونوں متفرع ہیں وجود نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اگر حضور نہ ہوتے نہ کوئی خیر ہوتی نہ کوئی خیر کا پانے والا تو رحمت الٰہی کا ظہور نہ ہو مگر صورت وجود نبی ﷺ میں تمام نعمتیں، تمام کمالات، تمام فضائل متفرع ہیں وجود پر اور تمام عالم کا وجود متفرع ہیں حضور ﷺ کے وجود پر تو سب حضور ہی کے طفیل رحمت ہوئی۔ ملک (فرشتہ) ہو خواہ نبی یا رسول جس کو جو نعمت ملی حضور ﷺ ہی کے دست عطا سے ملی۔ حضور ﷺ نعمۃ اللہ ہیں، قرآن عظیم نے ان کا نام نعمۃ اللہ رکھا

ان الذین بدلوا نعمة اللہ کفرا

کی تفسیر میں حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔نعمة اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

ولہٰذا ان کی تشریف آوری کا تذکرہ امتثال (بمطابق) امر الٰہی ہے۔

قال تعالیٰ " واما بنعمة ربک فحدث "

اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سب نعمتوں سے اعلیٰ نعمت ہے، یہی تشریف آوری ہے جس کے طفیل دنیا، قبر، حشر، برزخ، آخرت، غرض ہر وقت ہر جگہ ہر آن نعمت ظاہر و باطن سے ہمارا ایک ایک رونگٹا متمتع اور بہرہ مند ہے اور ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اپنے رب کے حکم سے اپنے رب کی نعمتوں کا چرچا مجلس میلاد میں ہوتا ہے مجلس میلاد آخر وہی شے ہے جس کا حکم رب العزة دے رہا ہے واما بنعمة رب فحدث مجلس مبارک کی حقیقت مجمع المسلمین کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری و فضائل جلیلہ و کمالات جمیلہ کا ذکر سنانا ہے۔

بندیا رقعہ بانٹنا یا طعام و شیرینی کی تقسیم اس کا جزء حقیقت نہیں، نہ ان میں کچھ جرم۔اول دعوت الی الخیر ہے اور دعوت الی الخیر بے شک خیر ہے۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

" من احسن قولا ممن دعیٰ الی اللہ "

اس سے زیادہ کس کی بات اچھی جو اللہ تعالی کی طرف بلائے ۔

صحیح مسلم شریف میں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

من دعی الی ھدی کان لہ اجر مثل اجور من تبعہ ولا ینقص ذالک من اجورھم شیئا

جو لوگوں کو کسی ہدایت کی طرف بلائے، جتنے اس کا بلانا قبول کریں۔ان کا سب

کے برابر اسے ثواب ملے گا اور ان کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہو۔

اور اطعام طعام یا تقسیم شیرینی بروصلہ واحسان وصدقہ ہے اور یہ سب شرعاً محمود، ان مجالس کے لئے ایک تم ہی نہیں ملائکہ بھی تداعی کرتے ہیں جہاں مجلس ذکر شریف ہوتے دیکھی، ایک دوسرے کو بلاتے ہیں کہ آؤ یہاں تمہارا مطلوب ہے۔ پھر وہاں سے آسمان تک چھا جاتے ہیں۔ تم دنیا کی مٹھائی بانٹتے ہو۔ ادھر سے رحمت کی شیرینی تقسیم ہوتی ہے، وہ بھی ایسی عام کہ نامستحق کو بھی حصہ دیتے ہیں۔

هم القوم لا یشقی بهم جلیسهم

ان لوگوں کے پاس بیٹھنے والا بھی بدبخت نہیں رہتا

یہ مجلس آج سے نہیں آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود کی اور کرتے رہے اور ان کی اولاد میں برابر ہوتی رہی، کوئی دن ایسا نہ تھا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ذکر حضور ﷺ نہ کرتے ہوں۔ اول روز سے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تعلیم ہی یہ فرمائی گئی۔ کہ میرے ذکر کے ساتھ میرے حبیب ومحبوب کا ذکر کیا کرو (ﷺ) جس کے لئے عملی

کاروائی یہ کی گئی کہ جب روح الٰہی آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پتلے میں داخل ہوتی ہے آنکھ کھلتی ہے، نگاہ ساق عرش پر ٹھہرتی (۶) ہے، لکھا دیکھتے ہیں۔

لا اله الا الله محمد رسول الله (ﷺ)

عرض کی الٰہی یہ کون ہے؟ جس کا نام پاک تو نے اپنے نام اقدس کے ساتھ لکھا ہے ارشاد ہوا اے آدم! وہ تیری اولاد میں سے پچھلا پیغمبر ہے۔ وہ نہ ہوتا تو میں تجھے نہ بناتا۔

لولا محمد ما خلقتک ولا ارضا ولا سماً

اسی کے طفیل میں نے تجھے پیدا کیا۔ اگر وہ نہ ہوتا تو نہ تجھے پیدا کرتا اور نہ زمین و آسمان بناتا تو کنیت اپنی ابو محمد کر (ﷺ)

آنکھ کھلتے ہی نام پاک بتایا گیا۔ پھر ہر وقت ملائکہ کی زبان سے ذکر اقدس سنایا گیا۔ وہ مبارک سبق عمر بھر یاد رکھا۔ ہمیشہ ذکر اور چرچا کرتے رہے، جب زمانہ وصال شریف قریب آیا شیث علیہ السلام سے ارشاد فرمایا:

اے فرزند! میرے بعد تو خلیفہ ہوگا عماد وتقویٰ وعروہ وثقیٰ کو نہ چھوڑنا العروۃ الوثقی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ضرور کرنا۔

فانی رایت الملئکۃ تذکرہ فی کل ساعاتھا

کہ میں نے فرشتوں کو دیکھا ہر گھڑی ان کی یاد میں مشغول ہیں

اسی طور پر چرچا ان کا ہوتا رہا، پہلی انجمن روز میثاق جمائی گئی۔ اس میں حضور ﷺ کا ذکر تشریف آوری ہوا۔

واذاخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب و حکمۃ ثم جاء کم رسول مصدق لما معکم لتومنن ولتنصرنہ قال اء قررتم واخذتم علی ذالکم اصری قالو اقررنا قال فاشھد وانا معکم من الشھدین فمن تولی بعد ذالک فاولئک ھم الفاسقون (سورہ آل عمران 1 8)

جب عہد لیا اللہ نے نبیوں سے کہ بیشک میں تمہیں کتاب وحکمت عطا فرماؤں، پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول تصدیق فرمائیں ان باتوں کی جو تمہارے ساتھ ہیں، تم ضرور ان پر ایمان لانا اور ضرور ضرور ان کی مدد کرنا قبل اس کے کہ انبیاء کچھ عرض کرنے پائیں فرمایا کیا تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا عرض کی ہم نے اقرار کیا۔ فرمایا تو آپس میں ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں سے ہوں پھر جو کوئی اس اقرار کے بعد پھر جائے وہی لوگ بے حکم ہیں۔

مجلس میثاق میں رب العزۃ نے تشریف آوری حضور کا بیان فرمایا، اور تمام انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام نے سنا اور انقیاد واطاعت حضور کا قول دیا، ان کی نبوت ہی مشروط تھی۔ حضور کے مطیع وامتی بننے پر تو سب سے پہلے

تمہارے پاس وہ رسول تشریف آوری کرنے والا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''ثم جاء کم رسول'' پھر تمہارے پاس وہ رسول تشریف لائیں اور ذکر پاک کی سب سے پہلی مجلس ، مجلس انبیاء ہے علیہم الصلوٰۃ والسلام جس میں پڑھنے والا اللہ اور سننے والے انبیاء اللہ ۔

عرض اس طرح ہر زمانے میں حضور کا ذکر ولادت وتشریف آوری ہوتا رہا۔

ہر قرن میں انبیاء ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام سے لے کر ابراہیم وموسیٰ وداوٗد وسلیمان وذکریا علیہم الصلوٰۃ والسلام تک تمام نبی ورسول اپنے اپنے زمانے میں مجلس حضور ترتیب دیتے رہے یہاں تک کہ وہ سب میں پچھلا ذکر شریف سنانے والا کنواری ستھری پاک بتول کا بیٹا جسے اللہ نے بے باپ پیدا کیا ، نشانی سارے جہان کیلئے یعنی سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لایا فرماتا ہوا۔

مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد (سورہ البقرۃ)

میں بشارت دیتا ہوں اس رسول کی جو عنقریب میرے بعد تشریف لانے والے

ہیں جن کا نام پاک احمد ہے (صلی اللہ علیہ وسلم)

یہ ہے مجلس جب زمانہ ولادت شریف لا قریب آیا ملک وملکوت میں محفل میلاد تھی ، عرش پر محفل میلاد ملائکہ میں مجلس میلاد ہو رہی تھی ۔ خوشیاں مناتے حاضر آئے ہیں ، سر جھکائے کھڑے ہیں ۔ جبرئیل ومیکائیل حاضر ہیں علیہم الصلوٰۃ والسلام اس دولہا کا انتظار ہو رہا ہے جس کے صدقے میں یہ ساری بارات بنائی گئی ہے سبع سماوات میں عرش وفرش پر دھوم ہے۔

ذرا انصاف کرو تھوڑی سی مجازی قدرت والا اپنی مراد کے حاصل ہونے پر جس کا مدت سے انتظار ہو اب وقت آیا ہے کیا کچھ خوشی کا سامان نہ کرے گا وہ عظیم مقتدر جو چھ ہزار برس پیشتر بلکہ لاکھوں برس سے ولادت محبوب کے پیش خیمے تیار فرما رہا ہے ، اب وقت آیا ہے کہ وہ مراد المرادین ظہور فرمانے والے ہیں یہ قادر علی کل شیی کیا کچھ خوشی کے سامان مہیا نہ فرمائے گا۔ شیاطین کو اس وقت جلن ہوئی تھی اور اب بھی جو شیطان ہیں جلتے ہیں اور ہمیشہ جلیں گے (۷) غلام تو خوش ہو رہے ہیں ان کے ساتھ تو ایسا دامن آیا کہ یہ گر رہے تھے ، اس نے بچا لیا۔ ایسا

سنبھالنے والا ملا کہ اس کی نظیر نہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک آدمی ایک کو بچا سکتا ہے، دو کو بچا سکتا ہے کوئی قوی ہوگا زیادہ سے زیادہ بیس کو بچالے گا۔ یہاں کرڑوں اربوں پھسلنے والے اور بچانے والا وہی ایک:۔

انا اخذ بحجز کم عن النار هلم الی

میں تمہارا بند کمر پکڑے کھینچ رہا ہوں

ارے میری طرف آؤ یہ فرمان صرف صحابہ کرام سے خاص نہیں، قسم اس کی جس نے انہیں رحمت اللعالمین بنایا آج وہ ایک ایک مسلمان کا بند پکڑ کر اپنی طرف کھینچ رہے ہیں کہ دوزخ سے بچائیں (صلی اللہ علیہ وسلم)

الحمد اللہ کیا کافی پایا۔ اربوں مراتب زائد گرنے والوں کو ایک اشارہ کفایت کر رہا ہے تو ایسے کے پیدا ہونے کا ابلیس اور اسکی ذریت کو جتنا غم ہو تھوڑا ہے پہاڑوں میں ابلیس اور تمام مردہ (بگڑے ہوئے) سرکش قید کر دیئے گئے تھے اسی کے پیرو اب بھی غم کر رہے ہیں، خوشی کے نام سے مرتے ہیں، ملائکہ سبع سماوات دھوم مچا رہے تھے عرش عظیم ذوق وشوق میں ہلتا تھا۔ ایک علم مشرق اور دوسرا مغرب اور تیسرا بام کعبہ پر نصب کیا گیا۔ اور بتایا گیا کہ ان کا دارالسلطنت مشرق سے مغرب تک تمام جہان انہیں کی سلطنت انہیں کی قلمرو میں داخل ہے۔ اس مراد کے ظاہر ہونے کی گھڑی آن پہنچی، کہ اول روز سے اس کی محفل میلاد اس کے خیر مقدم کی مبارکباد ہو رہی ہے، قادر علی کلی شیی نے اس کی خوشی میں کیسے کچھ انتظام فرمائے ہوں گے۔

جبرئیل امین ایک پیالہ شربت جنت کا سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا کے لیے لے کر حاضر ہوئے، اس کے نوش فرمانے سے وہ دہشت زائل ہوگئی جو ایک آواز سننے سے پیدا ہوئی تھی۔ پھر ایک مرغ سفید کی شکل بن کر اپنا پر سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہ کے بطن مبارک سے مل کر عرض کریں گے۔

اظهر یا سید المرسلین اظهر یا خاتم النبیین اظهر یا اکرم الا والین والا خرین

جلوہ فرمایئے! اے تمام رسولوں کے سردار! جلوہ فرمایئے! اے تمام انبیاء کے خاتم! جلوہ فرمایئے اے

سب اگلوں پچھلوں سے زیادہ کریم یا اور ان الفاظ ان کے ہم معنی مطلب یہ ہوا کہ دونوں جہان کے دولہا، بارات سج چکی اب جلوہ افروزی سرکار کا وقت ہے۔

فظھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کالبدر المنیر

پس حضور اقدس ﷺ جلوہ فرما ہوئے جیسے چودھویں رات کا چاند

ان لفظوں پر قیام ہوا جس میں متوجہ مدینہ طیبہ ہو کر یہ درود عرض کیا۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

درود و سلام حضور پر اے اللہ کے رسول!

الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ

درود و سلام حضور پر اے اللہ کے نبی!

الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ

درود و سلام حضور پر اے اللہ کے پیارے!

الصلوٰۃ والسلام علیک یا خیر خلق اللہ

درود و سلام حضور پر اے تمام مخلوق الٰہی سے بہتر

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سراج افق اللہ

درود و سلام حضور پر اے تمام منتہائے آسمان الٰہی کے آفتاب

الصلوٰۃ والسلام علیک یا قاسم رزق اللہ

درود و سلام حضور پر اے رزق الٰہی کے تقسیم فرمانے والے

الصلوٰۃ والسلام علیک یا مبعوث بتیسیر اللہ ورفق اللہ

درود و سلام حضور پر اے وہ کہ اللہ کی آسانی اور نرمی کیساتھ بھیجے گئے

الصلوٰۃ والسلام علیک یا زینۃ عرش اللہ

درود و سلام حضور پر اے عرش الٰہی کی رونق

الصلوٰۃ والسلام علیک یاسید المرسلین

درود و سلام حضور پر اے تمام رسولوں کے سردار

الصلوٰۃ والسلام علیک یاخاتم النبیین

درود و سلام حضور پر اے انبیاء کے خاتم

الصلوٰۃ والسلام علیک یاشفیع المذنبین

درود و سلام اے گنہگاروں کی شفاعت کرنے والے

الصلوٰۃ والسلام علیک یااکرام الا ولین و الا خرین

درود و سلام حضور پر اے تمام اگلے پچھلوں سے زیادہ کرم والے

الصلوٰۃ والسلام علیک یانبی الانبیاء

درود و سلام حضور پر اے سب نبیوں کے نبی

الصلوٰۃ والسلام علیک یاعظیم الرجاء

درود و سلام حضور پر اے وہ جن سے بہت بڑی امید ہے

الصلوٰۃ والسلام علیک یاعمیم الجود و العطاء

درود و سلام حضور پر اے وہ جن کی بخشش و عطا سب پر عام ہے

الصلوٰۃ والسلام علیک یاماحی الذنوب الخطاء

درود و سلام حضور پر اے تمام گناہوں اور خطاؤں کے محو فرمانے والے

الصلوٰۃ والسلام علیک یاحبیب رب الارض و السماء

درود و سلام حضور پر اے مالک زمین و آسمان کے پیارے

الصلوٰۃ والسلام علیک یامصحح الحسنات

درود و سلام حضور پر اے نیکیوں کے درست فرمانیوالے

الصلوٰۃ والسلام علیک یا مقبل العثرات

درود و سلام حضور پر اے لغزشوں کے معاف فرمانے والے

الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی الحرمین

درود و سلام حضور پر اے دونوں حرم کے نبی

الصلوٰۃ والسلام علیک یا امام القبلتین

درود وسلام حضور پر اے دونوں قبلوں کے امام

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سید الکونین

درود و سلام حضور پر اے دونوں جہان کے سردار

الصلوٰۃ والسلام علیک یا وسیلتنا فی الدارین

درود و سلام حضور پر اے دونوں جہان میں ہمارے وسیلے

الصلوٰۃ والسلام علیک یا صاحب قاب قوسین

درود و سلام حضور پر اے قاب قوسین والے

الصلوٰۃ والسلام علیک یا من زینۃ اللہ من کل زین

درود و سلام حضور پر اے وہ جن کو اللہ ہر زینت سے آراستہ فرمایا

الصلوٰۃ والسلام علیک یا جد الحسن و الحسین

درود و سلام حضور پر اے حسن و حسین کے جد کریم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا من نزہ اللہ من کل شین

درود و سلام حضور پر اے وہ جن کو ہر عیب سے پاک فرمایا

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سر اللہ المخزون

درود و سلام حضور پر اے اللہ کے محفوظ راز

الصلوٰۃ والسلام علیک یادر اللہ المکنون

درود و سلام حضور پر اے اللہ کے پوشیدہ موتی

الصلوٰۃ والسلام علیک یانور الافئدہ و العیون

درود و سلام حضور پر اے دلوں اور آنکھوں کی روشنی

الصلوٰۃ والسلام علیک یاسرور القلب المحزون

درود و سلام حضور پر اے دل غمگین کی خوشی

الصلوٰۃ والسلام علیک یاعالم ما کان وما یکون

درود و سلام حضور پر اے تمام گزشتہ و آئندہ کے جاننے والے

الصلوٰۃ والسلام علیک علی الک واصحابک

درود و سلام حضور پر اور حضور کی آل و اصحاب پر

وابنک و حزبک و اولیاء امتک وسائر اھل کلمتک اجمعین دائما ابدالا بدین و سرمداد ھر الدھرین امین والحمد اللہ رب العالمین

اور بیٹے اور گروہ اور امت کے اولیاء اور دین کے علماء اور حضور کے سب نام لیواؤں پر ہمیشگی تک اور بے نہایت جاودانیوں کی جاودانی تک، الٰہی ایسا ہی کر اور سب خوبیاں اللہ کو جو مالک ہے سارے جہان کا۔

حواشی

(1) سورہ فاتحہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی صریح مدح ہے۔الصراط المستقیم۔محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ۔اوران کے اصحاب ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہم ۔انعمت علیہم کے چاروں فرقوں کے سردار انبیاء ہیں ۔انبیاء کے ہر سردار مصطفیٰ ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم)۔شیخ محقق نے اخبار الاخیار میں میں بعض اولیاء کی تفسیر بتائی جس پر انہوں نے ہر آیت کونعت کر دیا ہے ۔اس میں سورہ اخلاص بھی داخل ہے ۔سورہ فاتحہ رحمت الٰہی ہے ،دعاء وثنا ہے کہ رب عزوجل نے اپنے بندوں کوتعلیم فرمائی۔کسی خاص واقعہ کے لئے اس کا نزول نہیں (فتاوی رضویہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۶۹)

(2) جس کو جو ملا ان کے در سے ملا
بٹتی ہے کونین نعمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

(3) بعض جاہل قسم کے صوفی اپنے مریدوں کی تعداد بڑھانے کی غرض سے یہ بکواس کرتے ہیں کہ ہم کئی بار اللہ تعالیٰ کا دیدار کر چکے ہیں اور ہماری اس وقت تک نماز نہیں ہوتی جب تک دو سجدوں کے درمیان اللہ تعالیٰ کا دیدار نہ کرلیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں ان جیسے گمراہوں سے محفوظ رکھے۔

(4) امام اہلسنت فرط محبت میں عرض کرتے ہیں:۔

یہی بولے سدرہ والے چمن جہاں کے تھالے
سبھی میں نے چھان ڈالے تیرے پایا کا نہ پایا تجھے یک نے یک بنایا

(5)

اعزاز تو حاصل ہے تو حاصل ہے زمیں کو
افلاک پہ تو گنبد خضرا نہیں کوئی

(6) خصائص الکبریٰ جلد اول

(7) نثار تیری چہل پہل پہ ہزاروں عیدیں ربیع الاول

سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

تمت بالخیر